

دین و دنیا

انٹرنیٹ اور اس کے مضر اثرات

حافظ محمد زبیر

آج کل انٹرنیٹ کا استعمال بہت زیادہ بڑھ گیا اور آئے روز بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اس وقت دنیا کی تقریباً ۲۹ فی صد آبادی انٹرنیٹ استعمال کر رہی ہے۔ فروری ۲۰۱۰ء کی ایک رپورٹ کے مطابق صرف پاکستان میں تقریباً تین کروڑ پچاس لاکھ افراد انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں۔ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق عرب ممالک میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں میں ۸۵ فی صد افراد کی عمر ۱۵ سے ۳۵ سال کے مابین ہے جبکہ ان میں سے ۶۵ فی صد افراد شام کے اوقات میں اباحی ☆ ویب سائٹس کو وزٹ کرتے ہیں۔ ایک اباحی ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق اس کی ویب سائٹ کو روزانہ پوری دنیا سے تقریباً ۵۰ لاکھ افراد وزٹ کرتے ہیں۔ یہ تو ایک ویب سائٹ کا معاملہ ہے جبکہ ایسی ہزاروں ویب سائٹس موجود ہیں۔ ان حالات میں اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ انٹرنیٹ کے استعمال کے حوالے سے دینی رہنمائی عام کی جائے۔ ذیل کا مضمون بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

انٹرنیٹ کے بارے اپنے عقیدہ پر غور فرمائیں!

اسلام ایک نظریاتی دین ہے۔ جب تک کسی عمل کے پیچھے کوئی نظریہ یا عقیدہ کا فرمانہ ہو تو وہ عمل بے مقصد اور لایعنی کوشش کہلاتا ہے۔ عموماً کسی بھی عمل کی بنیاد کوئی نہ کوئی فکر ہوتی ہے۔ پس فکر اور عقیدہ پہلے ہے اور اس کے بعد عمل ہے اور یہی عمل جب ایک منظم اور اجتماعی صورت اختیار کر لیتا ہے تو اسے تحریک کہتے ہیں، لہذا عمل اور تحریک کے لیے عقیدہ اور فکر کی تصحیح مسلم ہے۔ دین اسلام نے انسانوں کے اعمال سے زیادہ ان کے عقائد اور نظریات کی اصلاح پر زور دیا ہے کیونکہ اگر عقیدہ اور نظریہ درست ہوگا تو عمل بھی صحیح کہلائے گا، لیکن اگر فکر اور عقیدے میں ہی بگاڑ ہو تو عمل فاسد شمار ہوگا۔ لہذا کسی بھی عمل سے پہلے اس بارے اپنے

☆ ”اباحی“ کا لفظ ”اباحیت“ سے نکلا ہے یعنی ہر شے کو مباح اور جائز قرار دینا۔ یہاں مراد ایسی ویب سائٹس ہیں جو عریانی فحاشی وغیرہ پر مشتمل مواد اور ویڈیوز نشر کرتی ہیں۔

عقیدے کی تصحیح ایک لازمی امر ہے۔ اب ہم انٹرنیٹ کے بارے میں لوگوں کے نظریات کا ایک مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں:

۱۔ انٹرنیٹ کے بارے میں ایک رائے تو یہ ہے کہ یہ فی نفسہ ایک خیر کا آلہ ہے اور اس سے دنیا میں بہت خیر وجود میں آیا ہے۔

۲۔ ایک دوسری رائے یہ ہے کہ یہ ایک مجرد شے ہے جو فی نفسہ خیر و شر سے پاک ہے، یعنی یہ نہ تو خیر کا آلہ ہے اور نہ ہی شر کا۔ اصل مسئلہ اس کے استعمال کا ہے، چاہے تو خیر کے لیے استعمال کر لیں اور چاہے تو شر کے لیے کر لیں۔ جیسا اس کا استعمال ہوگا ویسا ہی اس کا حکم بھی ہوگا۔

۳۔ ایک تیسری رائے یہ ہے کہ یہ فی نفسہ خیر یا شر تو نہیں ہے لیکن شر کے لیے اس آلے کے کثرت استعمال کی وجہ سے اس پر شر کا آلہ ہونے کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہذا شر کے لیے اپنے کثرت استعمال کی وجہ سے یہ شر کا ایک آلہ بن چکا ہے جس سے خیر کا کام لینے کی کسی قدر گنجائش موجود ہے تاکہ اس کے ذریعے شر کے اثرات کو کم کیا جاسکے اور کسی قدر خیر کو بھی پھیلایا جاسکے۔

۴۔ ایک چوتھی رائے یہ ہے کہ انٹرنیٹ سمیت سائنس کی تقریباً تمام ایجادات ہی فی نفسہ شر ہیں، کیونکہ ان ایجادات کی پیداوار ایک خاص فکر، عقیدے، تہذیب، کلچر اور عالمی سرمایہ دارانہ نظام اور ذہنیت کی بنیاد پر ہے، لہذا ان سائنسی ایجادات سے خیر کی کوئی توقع کرنا عبث اور بے کار ہے۔ ان ایجادات کی جو منفعت لوگوں کو بتلائی جاتی ہے وہ درحقیقت ان کی مضرت ہے جسے سرمایہ دارانہ ذہن الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا وغیرہ کے استعمال سے منفعت کے روپ میں دکھلاتا ہے۔ اور ان اشیاء کی منفعت دراصل ایک ایسا سحر ہے جس کی حقیقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بالمقابل جادوگروں کے دوڑنے والے لاشی نما سانپوں سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

ان میں سے ہر ایک رائے اپنے پیچھے مضبوط دلائل اور صغریٰ کبریٰ رکھتی ہے لیکن ہمارا رجحان تیسری رائے کی طرف ہے۔ ہمارے خیال میں ایک خاص وقت تقریباً بیسویں صدی ہجری کے آغاز تک سائنسی ایجادات کے پس منظر میں انسانی ”ضرورت“ کا پہلو غالب رہا ہے اور انیسویں صدی کے اختتام تک یہ ایجادات اس قدر ہو چکی تھیں کہ انسانی ضرورت کے تقریباً

ہر پہلو کو محیط تھیں۔ اب انسان نے ضرورت سے ایک قدم آگے ”آسائش“ کی خاطر ایجادات کی طرف توجہ دی اور ۷۰ء کی دہائی تک ان ایجادات کے پس منظر میں انسانی ”آسائش“ کا پہلو غالب رہا۔ البتہ ۷۰ء کی دہائی کے بعد ان ایجادات میں عالمی سرمایہ دارانہ ذہنیت ’سیکولر سوچ‘ دجالی کلچر کی نشر و اشاعت، مغربی تہذیب کی ترویج اور مزہ (lust) وغیرہ کا پہلو غالب ہو گیا اور انہی بنیادوں کو سامنے رکھتے ہوئے ایجادات پر ایجادات ہونے لگیں۔ لہذا نیوٹن کے دور کی ایجادات کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ وہ بھی سرمایہ دارانہ ذہنیت کی پیداوار ہیں، ہمارے خیال میں درست نہیں ہے۔ اسی طرح ہماری رائے یہ بھی نہیں ہے کہ تیسرے دور کی ہر ایجاد ہی اسی سرمایہ دارانہ اور سیکولر ذہنیت کے پس منظر میں ہوگی، بلکہ ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تاحال اس عرصے میں جو ایجادات ہو رہی ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر کے پیچھے یہی ذہنیت اور فکر کا رفرما ہے، مثلاً نیا سے نیا موبائل، نئی سے نئی گاڑی وغیرہ۔

انٹرنیٹ بھی درحقیقت تیسرے دور کی ایجاد ہے۔ اگرچہ یہ مان بھی لیا جائے کہ اس کی ایجاد کے پس منظر میں خیر و شر کا کوئی تصور موجود نہیں تھا لیکن یہ بات بہر حال مسلم ہے کہ اس وقت اس آلے کو بے حیائی، عریانی، فحاشی، لچر پن، مادر پدر آزادی، مغربی تہذیب اور فرائڈ ازم کو پھیلانے کے لیے پولیس اور اس کے ایجنٹوں کی باقاعدہ سرپرستی میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہم نے انٹرنیٹ کے بارے میں اوپر جو چار نکات ہائے نظر بیان کیے ہیں ان میں سے تیسرا نکتہ نظر اس پر صادق آتا ہے اور انٹرنیٹ کے اس تصور کو سامنے رکھتے اور ذہن میں بٹھاتے ہوئے ہمیں اسے استعمال کرنا چاہیے۔ چنانچہ انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوئے انسان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ وہ آگ کے ایک انگارے پر بیٹھا ہے جو کسی بھی لمحے بھڑک کر اس کے ایمان کو جلا سکتا ہے۔ مال اور اولاد میں خیر کا پہلو بہت حد تک غالب ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کو ”فتنہ“ کہا ہے اور انٹرنیٹ میں تو شر کا پہلو غالب ہے لہذا اس کے فتنہ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ پس اس فتنے کی آزمائشوں سے بچتے ہوئے ہم نے اسے استعمال کرنا ہے یہ ہمارا عقیدہ ہونا چاہیے۔

کمپیوٹر کو ہی لے لیں، اس کے بارے میں غلط عقیدے نے کس قدر بگاڑ پیدا کیا ہے۔ کمپیوٹر کو ایک خیر کا آلہ سمجھ لیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دس سال کے بچے سے لے کر ۷۰ سال کے بوڑھے کے کمرے میں اپنا ذاتی کمپیوٹر موجود ہے۔ اور اب تو مسجد سے متصل امام مسجد

اور قاری صاحب کے حجرے میں بھی کمپیوٹر صاحب اپنا دیدار کروانے کے لیے بے تاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح مدارس میں پڑھانے والے اساتذہ نے اپنے کمروں میں کمپیوٹرز رکھنا شروع کر دیے ہیں۔ اور یہ چیز کسی دینی مدرسہ کے لیے فخر کا باعث ہوتی ہے کہ اس کے طلبہ کمپیوٹر کا استعمال جانتے ہیں اور کمپیوٹر استعمال کرتے ہیں۔ اگر اسی کمپیوٹر کی جگہ کسی قاری یا امام مسجد یا مدرسہ کے استاذ کے کمرے میں ٹیلی ویژن ہوتا تو ہمارے ذہن میں ان کے بارے کیا تصور ابھرتا؟ واقعہ یہ ہے کہ کمپیوٹر کے ساتھ لاحق بڑے تصورات کو ہم نے نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ جو برائی ٹیلی ویژن میں ہے اس سے ہزار گنا زیادہ برائی کمپیوٹر کے ذریعے ممکن ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے بارے میں ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اس پر آپ جو دیکھنا چاہیں یہ آپ کو وہی دکھاتا ہے چاہے تو خیر دیکھ لیں چاہے شر۔ یہ کمپیوٹر کے حق میں ایک انتہائی سطحی دلیل ہے کیونکہ یہی معاملہ تو ٹیلی ویژن کا بھی ہے چاہے تو ذا کرٹائیک کا چینل دیکھ لیں اور چاہے تو شارپلس سے محفوظ ہوں۔ مذہبی طبقے کا ٹیلی ویژن کے بارے میں جو منفی نظریہ تھا وہ کمپیوٹر کے بارے کیوں نہیں ہے؟ ہمارے خیال میں یہ ایک اہم سوال ہے۔ اور ایسا باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہوا ہے کہ شر کے لیے کثرت سے استعمال ہونے والے آلات کے بارے میں مذہبی طبقہ کے نکتہ نظر اور عقیدے کو بگاڑا گیا ہے اور مغرب ایسا کرنے میں کافی حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کو اگر ہم شر کا آلہ نہیں سمجھتے تو کم از کم اسے خیر کا آلہ بھی نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر ہمارا عقیدہ اس حد تک بھی درست ہو جائے تو کم از کم ہم کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال کی جان پہچان پر فخر کرنا چھوڑ دیں گے۔

مؤمن کے حفاظتی حصار کے ساتھ انٹرنیٹ کا استعمال

انٹرنیٹ چونکہ اس وقت شر کا ایک آلہ بن چکا ہے لہذا ضرورت کے تحت اس کے استعمال سے پہلے ایک بندہ مؤمن کو اپنے گرد شیطان سے حفاظتی حصار کھینچ لینا چاہیے۔ شیطان سے حفاظتی حصار کھینچنے سے کیا مراد ہے؟ مثلاً شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرنے والی ادعیہ ماثور کا ورد کرتے ہوئے اس کا استعمال کیا جائے جیسا کہ ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ والی دعا ہے یا ”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْسِهِ وَنَفْسِهِ“ والی دعا ہے یا معوذتین ہیں یا آیت الکرسی ہے وغیرہ۔ اس ضمن میں دارالسلام کی شائع کردہ کتاب ”حصن المسلم“ یعنی ”مسلمان کا قلعہ“ ہر بندہ مؤمن کے پاس ضرور ہونی

چاہیے۔ اس کتاب میں ایک معروف عرب عالم دین نے ان تمام ادعیہ ماثور اور اعمال کو جمع کر دیا ہے جو ایک مسلمان کے لیے شیطان سے حفاظتی حصار کا کام دیتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگر وضو کر کے انٹرنیٹ پر بیٹھے تو زیادہ بہتر ہے، کیونکہ پانی شیطانی ہجانات کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اسی لیے اللہ کے رسول ﷺ نے غصے کی حالت میں اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا۔ اونٹ کے گوشت میں حدت ہوتی ہے، پس آپ ﷺ نے اس حدت کے علاج کے طور پر گوشت کھانے کے بعد وضو کا حکم دیا۔ ویسے تو انسان کو ہر وقت ہی با وضو رہنا چاہیے لیکن خصوصاً شر کے مقامات پر با وضو رہنے سے شر سے بچنے میں انسان کو بہت قوت ملتی ہے۔

وقت کی حدود اور ہدف کا تعین

ایک بات تو طے ہے کہ انٹرنیٹ کوئی مجرد شے نہیں ہے لہذا اسے ضرورت کے تحت استعمال کرنا چاہیے۔ ضرورت کے تحت استعمال میں بھی بعض اوقات انسان کے بہک جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا اس کے استعمال سے پہلے ہدف کا تعین اور وقت کی حدود طے ہونی چاہئیں۔ آپ انٹرنیٹ کیوں استعمال کرنا چاہتے ہیں؟ یہ آپ کے نزدیک واضح ہونا چاہیے۔ اور آپ نے اسے کتنے وقت کے لیے استعمال کرنا ہے؟ یہ بھی آپ کے ہاں طے ہونا چاہیے۔ ایک خاتون نے راقم الحروف کو بتایا کہ وہ انٹرنیٹ پر بیٹھا کرتی تھیں اور بلاوجہ لوگوں سے رابطے کرتی تھیں۔ اسی دوران ان کا رابطہ ایک نوجوان سے ہوا جس سے ان کا معاشقہ چل نکلا۔ اس نوجوان نے اسی میل کے ذریعے محبت کے جھانے میں ان کی کچھ ذاتی تصاویر حاصل کر لیں اور بعد میں انہیں ان تصاویر کے ذریعے بلیک میل کرنے لگا۔ ان خاتون نے بتلایا کہ یہ نوجوانوں کا ایک پورا گروپ تھا جو اس طرح لڑکیوں کو ورغلائے اور پھانسنے کا کام کرتا ہے۔ وہ خاتون جس دہنی کرب اور تکلیف سے گزر رہی تھیں اس سے اپنی مسلمان بہنوں کو بچانے کے لیے یہ کہہ رہی تھیں کہ مذہبی تحریکوں کو چاہیے کہ اس بارے میں لڑکیوں پر زور دیں کہ وہ انٹرنیٹ پر نہ بیٹھا کریں اور انہیں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے ایسے وحشی نوجوانوں سے خبردار رہنا چاہیے۔

ایک خاتون نے بتلایا کہ وہ ایک مذہبی خاتون ہیں اور انہوں نے تبلیغ کی نیت سے انٹرنیٹ پر اسلام کے بارے میں چیٹنگ شروع کی، لیکن جب بھی وہ خاتون کسی چیٹنگ روم میں نوجوان لڑکوں کو چیٹنگ کے دوران سمجھانے کی کوشش کرتیں تو لڑکے ان سے پیار و محبت کی

باتیں شروع کر دیتے۔ اگر تو نیٹ چیٹنگ مخلوط ہو یعنی لڑکوں اور لڑکیوں کے مابین ہو تو چاہے خلوص نیت اور اسلام کی دعوت و تبلیغ ہی کی خاطر کیوں نہ ہو اس سے کوئی خیر برآمد نہیں ہوگی۔ اور اگر یہ چیٹنگ ایک لڑکے اور لڑکی کے مابین ہو رہی ہو تو اس کی حرمت ویسی ہی ہے جیسا کہ ایک مرد و عورت کو خلوت میں بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں نیٹ چیٹنگ ایک بیماری ہے جسے یہ بیماری لاحق ہو جائے اس کے لیے کوشش کے باوجود اس سے جان چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو ہماری نوجوان نسل کے بہترین اوقات کا قیمتی حصہ ضائع کر دیتی ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ انٹرنیٹ وقت کے ضیاع کا بہت بڑا باعث ہے۔ ایک عامی شخص جسے کسی نے ای میل نہیں بھیجی یا جس کا کسی سے کوئی خاص تعارف نہیں ہے اس نے بھی ای میل ایڈریس بنا رکھا ہے اور جتنک ای میل کے ذریعے مختلف لوگوں سے رابطے کرتا ہے اور روزانہ اسے چیک کرنے کے لیے اپنا وقت صرف کر رہا ہوتا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر میں دیکھنے میں آیا ہے کہ دفتری عملہ فضول میں انٹرنیٹ پر براؤزنگ کرتے ہوئے اپنا اور ادارے کا وقت ضائع کر رہا ہوتا ہے۔ اگر تو یہ براؤزنگ کسی ہدف اور مقصد کے تحت ہو تو اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر بغیر مقصد کے ہو تو بعض اوقات ایک اخبار مثلاً ایکسپریس کی ویب سائٹ سے شروع ہوتی ہے اور کسی واہیات ویب سائٹ پر جا کر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

شیطان کے نقش قدم کی پیروی سے بچاؤ

قرآن مجید میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر بنی نوع انسان کی رہنمائی فرمائی ہے کہ شیطان انسان کو بے حیائی کے کاموں کی رغبت دلاتا ہے لہذا انسان کو شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (النحل)

”بلاشبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی، بدی اور ظلم سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔“

جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ انٹرنیٹ اس وقت ایک ایسا آلہ بن چکا ہے جس کا استعمال شر پھیلانے کے لیے بہت زیادہ ہو رہا ہے لہذا انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوئے کئی ایک مواقع ایسے آتے

ہیں جو بندہ مومن کے لیے آزمائش بن جاتے ہیں، مثلاً اگر آپ ”یا ہو“ پر اپنی ای میل چیک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں واہیات قسم کی تصاویر اور ویڈیوز آپ کے سامنے آتی رہتی ہیں۔ اس کا مناسب حل تو یہ ہے کہ آپ ”ہاٹ میل“ یا ”جی میل“ پر اپنا نیا اکاؤنٹ بنالیں۔ اب تو بعض مذہبی اداروں نے اپنے اداروں کے نام سے ای میلز کی خدمات جاری کر لی ہیں جو ایک اچھا اقدام ہے۔

لیکن اس کے باوجود انٹرنیٹ پر بعض اوقات کسی خیر کے کام کے دوران شر اور بے حیائی کے پیغامات آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ نے ”اصول فقہ“ کے نام سے گوگل میں سرچ کی اور اصول فقہ کے نام پر پتی ہوئی کسی ویب سائٹ کو کلک کیا تو وہ فباحی ویب سائٹ نکلی۔ اس وقت اسلامی اصطلاحات کے نام پر بھی ”شر“ کی ویب سائٹس قائم کی جارہی ہیں تاکہ خیر کا کام کرنے والے بھی کسی نہ کسی طرح اس شر میں مبتلا ہوں۔ بعض لوگوں نے یہ بھی شکایت کی ہے کہ اب تو نوائے وقت پٹی سی ایل وغیرہ جیسے ناموں سے بھی ”شر“ کی ویب سائٹس قائم کی گئی ہیں تاکہ نہ چاہتے ہوئے بھی ایک شخص بے حیائی میں مبتلا ہو جائے۔ ایسے میں کسی نیک ہدف کے تحت براؤزنگ کرتے ہوئے اگر کوئی غلط ویب سائٹ کھل جائے تو اس صورت میں ہمیں مذکورہ بالا آیت کو اپنے ذہن میں بٹھاتے ہوئے اسے فوراً بند کر دینا چاہیے۔ اگرچہ یہ کام اس قدر آسان نہیں ہے لیکن اگر درج ذیل آیات انسان کے ذہن نشین ہوں تو شاید بہت حد تک آسان بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (الانعام: ۱۵۱)

”اور تم بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ“ چاہے وہ بے حیائی کے کام کھلم کھلا ہوں یا پوشیدہ۔“

یہاں یہ نہیں کہا کہ بے حیائی کے کام نہ کرو بلکہ انداز یہ رکھا ہے کہ بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی جو اس کے قریب چلا گیا تو اس کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ اس میں مبتلا ہو گیا ہو لہذا اس کے قریب جانے سے بھی منع کر دیا گیا۔ اس حکم الہی کے مطابق بے حیائی کے کام کرنا بھی حرام ہیں اور بے حیائی کے قریب جانا بھی شرعاً ممنوع ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (الاعراف: ۳۳)

”(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجیے: سوا اس کے نہیں میرے رب نے بے حیائی کے کاموں

کو حرام قرار دیا ہے چاہے وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ۔“

ایک اور جگہ اہل ایمان کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَثِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ﴾ (الشوری: ۳۷)

”اور جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔“

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ہم ایک ایسی ویب سائٹ پر کسی اچھے مقصد کے تحت داخل ہوتے ہیں کہ جس میں خیر اور شردونوں قسم کا مواد موجود ہوتا ہے جیسا کہ ”یوٹیوب“ کی مثال ہے۔ پس انسان تلاوت نعت درس قرآن وغیرہ کے بہانے ایسی ویب سائٹ پر داخل ہوتا ہے اور براؤزنگ در براؤزنگ کے نتیجے میں اباحی ویڈیوز دیکھنے میں مشغول ہو سکتا ہے۔ اسی کو شیطان کے نقش قدم کی پیروی کہا گیا ہے جس سے اجتناب لازمی امر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ

الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ﴾ (النور: ۲۱)

”اے اہل ایمان! شیطان کے نقش قدم کی پیروی مت کرو۔ اور جو کوئی شیطان کے نقش

قدم کی پیروی کرے گا تو بلاشبہ شیطان تو بے حیائی اور گناہ کے کاموں ہی کا حکم دیتا ہے۔“

انٹرنیٹ کا نشہ یا احتیاج

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک شے کے کثرت استعمال سے انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے یہی معاملہ انٹرنیٹ کا بھی ہے۔ کوشش کریں کہ اپنے آپ کو انٹرنیٹ کا محتاج نہ بنائیں۔ بعض لوگوں کا معاملہ دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ انٹرنیٹ پر بیٹھنے یا کام کرنے کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کے لیے کام کرنا ممکن نہیں ہوتا اور اگر کبھی عارضی طور پر انٹرنیٹ بند ہو جائے تو وہ عجیب قسم کی بے چینی، اضطراب اور جھنجھلاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لیے انٹرنیٹ کے استعمال کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے آپ کو اس کا اس قدر مجبور نہیں بنانا چاہیے کہ ہم اس کے غلام بن کر رہ جائیں اور اس کے بغیر کام کرنا ہمارے لیے ممکن نہ رہے۔ انٹرنیٹ ایک استعمال کی شے ہے اسے اسی حیثیت میں رکھنا چاہیے نہ کہ اسے ضروریات زندگی کا درجہ دے دینا چاہیے۔

بعض اوقات ہم مجرد انٹرنیٹ کے نام سے بھی انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہیں مثلاً انٹرنیٹ پر کوئی ویڈیو گیم کھیل لی۔ یہ استعمال بھی اکثر اوقات حد درجے مضر بن جاتا ہے۔ اگر تو

یہ ضرورت سے زائد ہو تو وقت کا ضیاع ہے جو شرعاً جائز نہیں ہے اور بعض اوقات تو یہ نشہ کی صورت بھی اختیار کر جاتا ہے اور نو جوان سارا سارا دن انٹرنیٹ پر بیٹھے ویڈیو گیمز کھیلتے رہتے ہیں۔ اب تو بکثرت ایسی ویڈیو گیمز بنائی جاتی ہیں جو جادو ٹونے پر مشتمل ہوں گی یا لچر پن اور عریانی و فحاشی اس کا ایک لازمی عنصر ہو گا یا مسلمانوں کے خلاف جنگ و جدال میں اہل مغرب کی کامیابی دکھائی جا رہی ہوگی۔

مجرد انٹرنیٹ بھی ایک دھوکہ ہے اور اس بہانے بچوں اور نو جوان نسل کے اخلاقیات اور دین کو بہت حد تک بگاڑا جا رہا ہے۔ مثلاً ”ٹام اور جیری“ کے کارٹونز ہی کو لے لیں ان میں بھی انہوں نے بعض اوقات ایسے واہیات قسم کے مناظر ڈالے ہوتے ہیں جو بچوں کے لیے بہت ہی نقصان دہ ہیں۔ اگر کسی نے اپنے بچوں کو یہ کارٹون دکھانے ہی ہیں تو والدین کو چاہیے کہ پہلے خود سے یہ کارٹون دیکھ کر ان میں سے واہیات مناظر خارج کر دیں۔ اس کے لیے کئی ایک ایسے سافٹ ویئر ملتے ہیں جن سے یہ کام با آسانی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح ”سپائیڈر مین“ کو لے لیں۔ بچوں کا سکول بیگ جوتا کاپیاں یا کتابیں لینے جائیں تو بازار ان اشیاء پر سپائیڈر مین کی تصاویر سے بھرے پڑے ہیں۔ سپائیڈر مین کو ہمارے ہاں بچوں میں ایک ہیرو کا درجہ دے گیا ہے۔ ایک دفعہ راقم کو بچے نے کہا کہ اس نے سپائیڈر مین کے کارٹون دیکھنے ہیں۔ راقم جب یہ کارٹون خرید کر گھر لایا تو یہ تو کارٹون کے بجائے ٹین ایجرز کی داستان محبت نکلی۔ مجرد انٹرنیٹ کے نام سے ہم اپنے بچوں کو کیا دکھلا رہے ہیں ہمیں اس کا گہرائی سے جائزہ لینا چاہیے اور اس پر غور کرنا چاہیے۔

اباحی ویب سائٹس سے اجتناب

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس وقت انٹرنیٹ کا استعمال بے حیائی اور فحاشی کو عام کرنے کے لیے باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہو رہا ہے۔ بلاشبہ ہزاروں ویب سائٹس اس دجالی مقصد کے حصول کے لیے قائم کی گئی ہیں اور ان کی تاثیر کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک اباحی ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق روزانہ ۵۰ لاکھ افراد اسے وزٹ کرتے ہیں۔ اسی طرح خیر و شر کے مواد پر مشتمل ”یوٹیوب“ کا یہ دعویٰ ہے کہ اس ویب سائٹ کو روزانہ ایک ارب لوگ کلک کرتے ہیں۔ بلاشبہ ان ویب سائٹس پر بے حیائی کے مناظر کا مشاہدہ بھی زنا ہی کی ایک قسم ہے۔ آپ مَنّا فیہم کا ارشاد ہے:

((قَالُمَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ يَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي وَزِنَاهُ الْقَبْلُ وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يَكْذِبُهُ)) (مسند احمد : ۱۲ / ۳۴۳ مؤسسة قرطبة القاهرة)

”پس آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے۔ اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے۔ اور پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے۔ اور ہونٹ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا بوسہ لینا ہے۔ اور دل گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس کی خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔“
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَاءً مَسِيلًا)) (بنی اسرائیل)
”اور تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ بلاشبہ وہ ایک بے حیائی کا کام ہے اور بُرا رستہ ہے۔“

زنا کے قریب جانے سے مراد وہ تمام رستے اور ذرائع اختیار کرنا ہے جو زنا کے قریب کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں لہذا ان ذرائع کا استعمال بھی حرام ہے جو زنا سے قریب کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

نگاہوں کو دبا کر رکھنا

انٹرنیٹ کے استعمال کے وقت ایک اہم شرعی ہدایت پر عمل کرنا لازم ہے اور وہ نگاہوں کو دبا کر رکھنے کی ہدایت ہے یعنی انسان اپنی نگاہوں کو کنٹرول میں رکھے اور اگر کوئی غیر شرعی منظر سامنے آجائے تو فوراً اسے تبدیل کر دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ بَعْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ)) (النور: ۳۱)
”اے نبی! کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم لوگ کیا کر رہے ہو۔“

”اے نبی! کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم لوگ کیا کر رہے ہو۔“
”اے نبی! کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم لوگ کیا کر رہے ہو۔“
”اے نبی! کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم لوگ کیا کر رہے ہو۔“
”اے نبی! کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم لوگ کیا کر رہے ہو۔“

سے بھی کہہ دیں کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو دبا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں.....“

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرَةِ الْفَجَاءَةِ فَقَالَ: ((أَصْرِفْ بَصْرَكَ))

(ابوداؤد، کتاب النکاح، باب ما يؤمر به من غض البصر)

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے (کسی غیر محرم اور اجنبی عورت پر) اچانک نظر پڑ

انے کے بارے سوال کیا تو آپ نے جواب دیا: اپنی نگاہ پھیر لو۔“

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عورت اس امت کے لیے بہت بڑا فتنہ ہے بلکہ بعض روایات میں تو اسے سب سے بڑا فتنہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) (صحیح

البخاری، کتاب النکاح، باب ما يتقى من شؤم المرأة)

”میں اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں

چھوڑ رہا۔“

اور یہ عورت ہی ہے جس کی وجہ سے آج انٹرنیٹ کے ذریعے بے حیائی کو عام کیا جا رہا ہے۔

احتیاط و تحمل

انٹرنیٹ پر اس وقت اکثر و بیشتر مذہبی حلقوں نے ای میل اکاؤنٹس بنارکھے ہیں اور آئے روز کئی ایک ای میل ہزاروں افراد کو فارورڈ کی جاتی ہیں۔ کسی بھی ای میل کو فارورڈ کرنے سے پہلے ہمیں اس کے بارے میں پہلے اپنا اطمینان حاصل کر لینا چاہیے، کیونکہ کسی جھوٹی بات کو فارورڈ کرنے کی صورت میں ہم بھی اس جھوٹ میں برابر کے شریک قرار پائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((كُفَى بِالْمَرْءِ كَلْبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)) (صحیح مسلم، مقدمہ)

باب النہی عن الحدیث بكل ما سمع)

”کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے نقل

کردے۔“

”یوٹیوب“ اس جھوٹ کی ایک بہت بڑی مثال ہے جس میں ہر مکتبہ فکر نے دوسرے فرقہ کے خلاف زہر افشانی کو اپ لوڈ کیا ہوا ہے اور لوگ ان ویڈیوز کو آگے فارورڈ کرتے رہتے ہیں جس سے فرقہ واریت کی آگ بہت تیزی سے بھڑک رہی ہے۔ بعض اوقات ان اپ لوڈ کئی گئی ویڈیوز میں حقیقت کا پہلو بھی ہوتا ہے لیکن اکثر اوقات سیاق و سباق کو کاٹ کر کسی کا موقف کیا سے کیا بنادیا جاتا ہے۔ اب تو کسی بھی مکتبہ فکر سے متعلق کوئی بھی معروف مذہبی شخصیت ایسی نہیں ہے کہ جس کے حق میں یا اس کے خلاف ویڈیوز ”یوٹیوب“ پر دستیاب نہ ہوں۔

قرآن میں بھی ہمیں کسی خبر کو آگے منتقل کرنے کے لیے تحقیق کا حکم دیا گیا ہے لہذا ای میل یا کسی اور مواد کو آگے فارورڈ کرنے سے پہلے اس کے بارے میں مکمل اطمینان حاصل کر لینا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا

بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿٦﴾﴾ (الحجرات)

”اے اللہ ایمان! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو تم اس کی تحقیق کر لیا کرو مبادا تم کسی قوم پر جہالت میں جا پڑو اور (بعد میں) تم اپنے اس فعل پر شرمندہ ہو۔“

رائے کے اظہار میں غور و فکر

بعض ویب سائٹس پر سیاسی، معاشرتی، اخلاقی، بین الاقوامی اور مذہبی مسائل کے بارے میں رائے مانگی جاتی ہے جیسا کہ عموماً بی بی سی کے سروے وغیرہ میں انٹرنیٹ کے صارفین کو مختلف مسائل میں رائے دہی کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ ایسے تمام مقامات پر اپنی رائے کے اظہار میں دیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے رائے دینی چاہیے۔

مفید اور نافع پروگراموں میں شرکت

انٹرنیٹ پر بیٹھتے ہوئے دینی اور مذہبی ویب سائٹس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے اور عامۃ الناس میں ان ویب سائٹس کا تعارف عام کروانا بھی ہمارا مقصود نظر ہونا چاہیے تاکہ انٹرنیٹ کے صارفین اپنا زیادہ سے زیادہ وقت مثبت سرگرمیوں میں استعمال کر سکیں۔ ان دینی ویب سائٹس میں اسلامی تحریکوں، دینی مدارس، نامور علماء و شیوخ اور سرکاری وغیرہ سرکاری مذہبی اداروں کی ویب سائٹس ہیں۔ چند اہم دینی ویب سائٹس درج ذیل ہیں:

بیانات دروس قرآن اور تقاریر کے لیے:

www.tanzeem.org
www.quranacademy.com
www.quranacademy.org
www.maulanatariqjamil.net
www.darsequran.com
www.tasawwuf.org
www.quran-o-sunnah.com

مت قرآن اور عربی خطبات کے لیے:

www.islamway.com

مادنی کتابوں اور سافٹ ویئرز کے لیے:

www.almeshkat.com
www.dorar.net
www.islamport.com

اردو دینی کتابوں کے لیے:

www.kitabosunnat.com

اردو فتاویٰ کے لیے:

www.binoria.org
www.islam-qa.com/ur

عربی اور انگلش فتاویٰ کے لیے:

www.islamweb.com
www.islam-qa.com

انگلش کتابوں کے لیے:

www.sultan.org

دینی ویب سائٹس کے لنکس معلوم کرنے کے لیے:

www.sultan.org/a/

نہی عن المنکر اور زبان اور ہاتھ سے

انٹرنیٹ کے استعمال کے ضمن میں ایک آخری ہدایت جسے ہم میں سے ہر ایک کو پیش نظر رکھنا چاہیے وہ ہمارا ذاتی فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ جس طرح فیس بک کے

معاہدے میں مسلمان اُمت نے بروقت اپنے ایمانی جذبے کا اظہار کیا، اسی طرح کا احتجاج ہمیں اباحی ویب سائٹس کے بارے میں بھی کرنا چاہیے۔ اس وقت مذہبی طبقے ایک دوسرے کے رد کے لیے زیادہ تر انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں۔ ”یوٹیوب“ اور ”فتاویٰ“ کی ویب سائٹس باہمی منافرت اور فرقہ واریت کی اس آگ کو بہت زیادہ بھڑکار رہی ہیں۔ عموماً ایک مخصوص مکتبہ فکر یا دارالعلوم کی ویب سائٹ پر آپ کو اس مکتبہ فکر کے علاوہ جمیع مکاتب فکر اور دینی اسلامی تحریکوں کے خلاف گمراہی، ضلالت، بدعت اور کفر تک کے فتوے بھی مل جائیں گے۔ اگر ہمارا یہی مذہبی طبقہ سازشی یہود و نصاریٰ، مشرکین، حربی کفار اور دہریوں کی کاوشوں کے خلاف متحد ہو جائے تو انٹرنیٹ کی سطح پر بہت کچھ مثبت کام کیا جاسکتا ہے۔ ہر ملک میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے مذہبی طبقے کا یہ بنیادی فریضہ ہے کہ وہ اپنی حکومتوں کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ اباحی اور مخرب اخلاق ویب سائٹس پر پابندی لگائیں۔ انہی اباحی ویب سائٹس کا یہ کمال ہے کہ آج ہال روڈ لاہور پر مخرب اخلاق سی ڈیز اس قدر کثیر تعداد میں با آسانی فروخت ہو رہی ہیں جیسے کسی سبزی منڈی میں ٹماٹر بک رہے ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر ان اباحی اور مخرب اخلاق ویب سائٹس پر پابندی لگانے کی کوئی تحریک نہ چلائی گئی تو وہ وقت دور نہیں ہے جب ہمارے معاشروں میں بے حیائی اور فحاشی اس قدر عام ہو جائے گی جس قدر آج مغربی ممالک میں دیکھنے میں آتی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



میثاق، حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن
عظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجیے۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور دعوت و تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔